مطبوعات

کتاب : نفیس پروانے شمعِ رسالتؐ کے
مؤلف : جناب طالب ہاشمی
ناشر : مکتبۂ چراغ اسلام - ۴۰، بی - اُردو بازار لاہور
ضخامت - ۵۰۰ صفحات سے زائد
کاغذ، طباعت، جلد بندی اچھی
قیمت : ۴۰/- روپے

یہ کتاب بہت ہی مبارک ہے۔ صحابہ کرام کی نفیس شخصیتوں اور اُن کے سوانحی خاکوں کو اس میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کا مقدمہ مولانا ماہر القادری مرحوم جیسے صاحب ایمان و عرفان نے لکھا ہے۔

طالب ہاشمی کا رہوار قلم کئی برس سے وادیٔ قرطاس میں جولانیاں دکھا رہا ہے، اور وہ متعدد کتابیں لکھ چکے ہیں - اُن کی تحریر میں اتنی جاذبیت ہے کہ وہ اگر چاہتے تو کسی بھی مروّج و مقبول دائرے میں مؤثر کام کر کے زراندوزی بھی کر سکتے تھے اور شہرت کی بلندیوں پر بھی پہنچ سکتے تھے۔ مگر اس صاحبِ فقرِ غیور نے ان اعلیٰ ترین فقیرانِ غیور کی سیرت اور سوانح کو پیش کرنے کے لیے اپنے آپ کو مختص کر دیا جنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان و ہدایت کا اکتساب کر کے "ربِّ اکبر کی حکومت کو قائم کرنے اور اسی میں زندہ رہنے کو اپنی زندگی کا شعار بنا لیا" (الفاظِ مؤلف - ص ۲۰)۔

یہ کتاب اور اس سلسلہ کی دوسری کتابیں جو طالب ہاشمی نے پیش کی ہیں اُن کی قدر و قیمت کچھ اسی نوعیت کی ہے جیسی علامہ سیّد سلیمان ندوی اور شبلی مرحوم کے نقشے پر دار المصنّفین کے کیے ہوئے وسیع اور گراں بہا تاریخی کام ہے۔ اُردو داں طبقے میں جب سیرت النبیؐ اور سیرِ صحابہ و صحابیات اور اُن کے ساتھ ساتھ تاریخ اسلام کا وسیع لٹریچر پھیلا تو قرآن و حدیث کی تعلیمات سے جو اصولی تعلق قلوب و اذہان میں موجود تھا - اُسے تاریخ و سیر کے واقعاتی مواد نے ایک نئی قوت دے دی - میری رائے تو یہ ہے کہ

جن مسلم ممالک کی مقامی زبانوں میں اس طرح کا تاریخ و سیر کا لٹریچر موجود نہیں ہے، اُن کے باشندوں میں تحریکِ اسلامی کی رَو پورا پورا زور نہیں پکڑ سکی - ہمارے یہاں تو ایک کتاب الفاروق نے وہ کام کیا ہے کہ عامۃ الناس کے سامنے واقعاتی سطح پر اسلامی نظامِ حکومت کا ایک معیار قائم کر دیا ہے۔

یہ تو کہنے کی جرأت نہیں کی جا سکتی کہ طالب ہاشمی کا انفرادی کام اتنا ہی وسیع و دقیق ہے، مگر یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ طالب ہاشمی اسی کارواں کے ایک فرد ہیں - وہ آج اپنے معاشرے کے نوجوانوں کے سامنے قرونِ اولیٰ کی داستان کشاکشِ خیر و شر کے مثبت پاکیزہ کرداروں کے احوال کو نہ صرف تحقیق و تفحص کے ساتھ لا رہے ہیں، بلکہ اُن کا پیرایہ بیان بھی دلکش و جاذب ہے - اُن کی تحریر جتنی بلحاظ اظہار کامیاب ہے، اتنی ہی بلحاظ ابلاغ بھی مؤثر ہے - میں اپنے الفاظ میں بات کرنے سے زیادہ بہتر یہ سمجھتا ہوں کہ مولانا ماہر القادری مرحوم کے الفاظ کو استعمال کروں:

"انہوں نے خاص طور سے صحابہ کرام کے حالات اور سوانح حیات میں خاصی تحقیق و تفحص اور احتیاط سے کام لیا ہے، اور فنِ تاریخ میں باریک بینی اور ژرف نگاہی کا ثبوت دیا ہے۔ فتنۂ معاصرت بُری بلا ہے، آج چاہے اُن کی تاریخ نگاری کا کماحقہٗ اعتراف نہ کیا جائے، اگر مستقبل کے اربابِ علم و نظر طالب ہاشمی کو بلند پایہ مورّخ تسلیم کریں گے"۔ (ص: ۷)

اور زبان اور اندازِ بیان کے بارے میں اُن کا یہ ایک مختصر جملہ کتنا جامع ہے:

"اُن کی زبان شگفتہ، قلم منجھا ہوا اور اسلوبِ نگارش بے حد دلچسپ، سادہ اور عام فہم ہے"۔

اِس کتاب میں صرف تیس صحابہ کرام کے حالات ہی درج نہیں ہیں، بلکہ ہر صحابی کی زندگی جن بڑے بڑے واقعات سے معمور رہی اور جن آزمائشوں اور معرکوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک گذری اُن میں سے بیشتر کے کئی کئی احوال ضمناً بیان ہو گئے ہیں - اس طرح یہ کتاب صرف سوانحی کتاب نہیں رہتی بلکہ تاریخ کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے۔

یہ ایک ایسی کتاب ہے جسے ہر طبقے میں پڑھا جانا چاہیے، جسے سکولوں اور اداروں ہی کی لائبریریوں میں نہیں، لوگوں کی ذاتی گھریلو لائبریریوں میں موجود ہونا چاہیے تاکہ خواتین اور بچے بھی استفادہ کریں - نیز صحابہ کے ان احوال کو ریڈیو جیسے ذریعۂ ابلاغ عامہ سے پھیلایا جانا چاہیے - اس طریق سے ہم ذہن و کردار

کی ٹوٹی پھوٹی دُنیاؤں کو از سرِ نو تعمیر کر سکتے ہیں اور اپنے آپ کو اور اپنے لواحقین کو اس قابل بنا سکتے کہ وہ اسلامی نظامِ حیات کے علمبردار بنیں اور اس کے لیے راستہ سازگار کریں۔

مجھے افسوس ہے کہ تنگ دامانیٔ اوراق تعارف سے آگے بڑھ کر تفصیلی نقد و تبصرہ کا موقع نہیں دیتی ورنہ مندرجات کا کچھ تجزیہ ہوتا۔ اور "ایک رُخ" اور "دوسرا رُخ" پیش کیے جاتے۔

ایک چیز کھٹکی جس کا تعلق محض ذوق سے ہے۔ "تیس پروانے شمعِ رسالت کے" — یہ عنوان مفہوم کے لحاظ سے برحق ہے، مگر یوں لگتا ہے جیسے میلاد خوانوں کے لغت سے لیا گیا ہو، حالانکہ کتاب مورخانہ، سوانحی اور تحقیقی سطح کی ہے۔ لیکن ہر مؤلف کو حق ہے کہ وہ اپنی کتاب کے لیے جو نام خود مناسب سمجھے، تجویز کرے۔ مجھے اس معاملے میں اپنی رائے پر بے جا قسم کا اصرار بھی نہیں ہے۔

یہ کتاب ہمارے اسلامی اُردو لٹریچر میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔

(بقیہ رسائل و مسائل صفحہ ۴۵)

سیارہ ڈائجسٹ کو چاہیے کہ وہ ایسا انتظام کرے کہ آنے والے مسودات کو پوری حساسیت سے جانچے کہ اُن میں کسی فتنے اور شر انگیزی کی بُو تو نہیں ہے۔ دین یا دینی تحریکوں کے کام کو نقصان پہنچانے والا کوئی ایک لفظ بھی اس میں شامل نہیں ہونا چاہیے اور نہ کسی کج فکر ایڈیٹر یا قلمی معاون کو اس کے صفحات تک رسائی کا موقع ملنا چاہیے۔

آخر میں آپ کی طرف سے دینی اخلاص کے ساتھ دیے ہوئے مشورے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔